سوال

تصویریں آویزاں کرنے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گھروں یا دوسری جگہوں میں تصویریں آویزاں کرنے کا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب یہ تصویریں کسی انسان یا دوسرے کسی جاندار کی ہوں تو انہیں لٹکانا حرام ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا:

«لاتَدعْ صورةً إِلَّا طَمَستَها، ولا قبراً مشرِفاً إِلا سوَّيتَه»

''جو بھی مجسمہ دیکھو اسے مٹا دو اور جو قبر اونچی دیکھو اسے برابر کردو''

مسلم نے اسے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے اور یہ حدیث بھی موجود ہے کہ حضرت عائشہؓ نے صحن کے سامنے ایک پردہ لٹکایا۔ جس میں تصاویر تھیں۔ جب انہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا تو کھینچ کر پردہ پھاڑ دیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ متغیر ہوگیا اور فرمایا: اے عائشہ!

«إِنَّ أَصحَابَش هذِهِ الصُّوَرِ يُعذَّبُونَ يومَ القِيامَةِ، ويُقالُ لَهم أَحيُوا ما خَلَقتُم»

''ان مصوروں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور انہیں کہا جائے گا کہ جو کچھ تم نے بنایا تھا اب اس میں جان بھی ڈالو''

اس حدیث کو مسلم اور اس کے علاوہ دوسروں نے بھی نکالا ہے

لیکن جب ان تصویروں کو بگاڑ ڈالا جائے یا آرام کرنے کے لیے تکیہ بنا لیا جائے تو پھر کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے کہ ایک موقع پر جبریل کے آنے کا وعدہ تھا۔ جب جبریل آئے تو اندر داخل ہونے سے رک گئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبریل نے جبریل سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ اس گھر میں مجسمہ، تصویروں والا پردہ اور کتا ہے آپ گھر والوں کو حکم دیجئے کہ مجسمہ کا سر کاٹ دیں اور پردہ کے دو تکیے بنا لیں تاکہ تصویریں روندی جا سکیں او اتے کتے کو نکال دیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا ہی کیا، تب جبریل داخل ہوئے۔

اس حدیث کو نسائی نے اسناد جید سے نکالا ہے مذکور حدیث میں کتے کا ذکر ہے وہ حسن اور حسین کا پلا تھا جو گھر کے سامان کے نیچے تھا، نیز یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ

نبی ﷺ نے فرمایا :

«لاتدخل الملائکۃ بیتا فیہ صورۃ ولا کلب»

''جس گھر میں کوئی تصویر یا کتا ہو اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے''

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور جبریل کا قصہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ بستر وغیرہ میں تصویر کا ہونا فرشتوں کو داخل ہونے سے نہیں روکتا۔ یہی بات حضرت عائشہ والی حدیث سے ثابت ہوتی ہے کہ انہوں نے مذکورہ پردہ کا تکیہ بنا لیا تھا جس پر نبی ﷺ آرام فرماتے تھے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

جلد1

محدث فتویٰ